خبرونظر

مارچ 2007ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

امریکی سفیر سے خصوصی انٹرویو

خواتین کا عالمی دن

سفیر کروکر کی الوداعی ملاقاتیں

امریکی سفیر رائن سی کروکر 2 مارچ 2007ء کو
کراچی میں گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد سے ملاقات کر رہے ہیں۔

لاہور: امریکی سفیر رائن سی کروکر 8 مارچ 2007ء
گورنر پنجاب خالد مقبول سے الوداعی ملاقات کرتے ہوئے۔

سفیر امریکہ رائن سی کروکر 7 مارچ 2007ء کو
گورنر سرحد محمد علی جان اورکزئی سے ملاقات کر رہے ہیں۔

کوئٹہ: سفیر امریکہ رائن سی کروکر 12 مارچ 2007ء کو
وزیر اعلیٰ بلوچستان جام محمد یوسف سے ملاقات کر رہے ہیں۔

خبرونظر

مارچ 2007ء
شمارہ نمبر 3

فہرستِ مضامین

4 امریکی سفارتخانہ کی ویب سائیٹ
5 دہشت گردی کیخلاف جنگ جیتنے کا تہیہ
6 خواتین کو بااختیار بنانے میں تعلیم کا کلیدی کردار
7 معیشت میں خواتین کے کردار کی اہمیت
8 امریکی سفیر رائن سی کروکر کا خصوصی انٹرویو
12 امریکی سفیر کی جانب سے پاکستان کے ساتھ دیرپا تعلقات پر زور
13 پاکستان میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات میں اعانت
14 خواتین معاشرہ میں اپنا کلیدی کردار ادا کریں: امریکی سفیر
15 امریکہ سفیر کا دورۂ بہاولپور۔ دوطرفہ تجارت کی ضرورت پر زور
16 امریکی سفیر کا اُچ شریف میں صوفیائے کرام کے مزارات کا دورہ
17 صوبہ سرحد اور فاٹا میں سلامتی اور ترقی میں مدد دینے کے عزم کا اعادہ
18 "جمہوری مکالمات" پر مذاکرہ کا افتتاح
19 امریکی سفیر کا دورۂ کوئٹہ
20 پاکستان کو گندھارا تہذیب کے مسروقہ نوادرات کی حوالگی

ایڈیٹر ان چیف

الیزبتھ او۔کولٹن
پریس اتاشی
سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607
ای میل: infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

اردو سرورق

امریکی سفیر رائن سی کروکر اسلام آباد میں
گندھارا تہذیب۔ کے مسروقہ نوادرات کی
پاکستان حکام کے حوالے کیئے جانے کی تقریب
میں اظہار خیال کر رہے ہیں
(AP Photo/Anjum Naveed)

امریکی سفارتخانہ کی ویب سائیٹ

http://islamabad.usembassy.gov

EMBASSY OF THE UNITED STATES

ISLAMABAD • PAKISTAN

Embassy News | U.S. Citizen Services | Visas to the U.S. | U.S. Policy & Issues | Resources

EMBASSY **HIGHLIGHTS**

Islamabad, March 15, 2007 - U.S. Assistant Secretary of State Richard Boucher speaking at a Press Conference at U.S. Embassy Islamabad on Thursday.

Remarks By U.S. Assistant Secretary Of State Richard Boucher At The Press Conference At U.S. Embassy Islamabad, Pakistan

It's a great pleasure for me to be back in Pakistan. As you know I'm a regular visitor and I always enjoy my trips – for the hospitality first of all. But I think it's very important to us as we try to work in Washington on things involving this region, especially Pakistan, that we understand from people here what the situation is on the ground. So it's a great pleasure for me to be back. It's also a great pleasure for me to be here with our Ambassador Ronald Neumann today who's done an excellent job representing the United States. It was an honor for me to be included last night with President Musharraf in a dinner to honor our Ambassador. This may be the last time that we appear together at a press conference, so I want you to know that and let me pay my own little tribute in public to him. **(complete text)**

LATEST HEADLINES FROM THE EMBASSY

Female's Involvement Vital For Country's Stability: Ambassador Tahir-Kheli

Senior Adviser to the Secretary of State for Women's Empowerment, Ambassador Shirin Tahir-Kheli, told a gathering of students and faculty of [illegible] University here Thursday that "for a country to be stable, it must involve the female population." "The empowerment of women is vital [illegible] promotion of democracy and freedom," Ambassador Tahir-Kheli told the female university students. "Strengthening the role of women and providing opportunities for them are important [illegible] in economic development as well as social and political progress." [illegible]

- استعمال میں زیادہ آسان
- مطلوبہ معلومات بآسانی تلاش کیجیے
- امریکی ویزہ، امریکہ میں تعلیم، پاکستان کے بارے میں امریکی پالیسی، ملازمت کے مواقع کے بارے میں تازہ ترین معلومات
- پریس ریلیز
- اردو میں حکومتِ امریکہ کی تازہ ترین رپورٹیں
- ویب سائٹ روزانہ اپ ڈیٹ کی جاتی ہے

http://islamabad.usembassy.gov

صدر مشرف نے

دہشت گردی کیخلاف جنگ جیتنے کا تہیہ کر رکھا ہے: وائیٹ ہاؤس

(AP Photo/Larry Downing, Pool)

وائیٹ ہاؤس کے ترجمان ٹونی سنو نے کہا ہے کہ پاکستان کے دورہ پر نائب صدر پاکستانی حکام سے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پیش رفت اور القاعدہ کا پیچھا کرنے کے بہترین طریقہ کار کے بارے میں بات چیت کررہے ہیں۔ٹونی سنو نے وائیٹ ہاؤس میں 26 فروری 2007ء کو ایک پریس بریفنگ میں کہا کہ طالبان موسم بہار میں حملے کی تیاری کررہے ہیں اور ہم پاکستانیوں کے ساتھ مل کر ان خطرات سے نمٹنے کیلئے زیادہ موثر ہونے کیلئے کام کررہے ہیں۔

ترجمان نے یاددلایا کہ جب آپ صدر مشرف ایسے صدر سے ملاقات کرتے ہیں جو القاعدہ کے مسئلہ کو مکمل طور پر سمجھتے ہیں۔ان پر القاعدہ کی جانب سے کئی بار قاتلانہ حملے بھی ہوچکے ہیں اور وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ان کے ملک میں القاعدہ موجود ہے ۔۔ اس لئے یہ اہم ہے کہ اس معاملہ سے موثر طور پر کیسے نمٹا جائے۔اس لئے وہ برے لوگوں کا پیچھا کرنے کے متعلق موثر انداز میں کارروائی کیلئے مسلسل کام کررہے ہیں۔

ایک اور سوال کہ آیا "وائیٹ ہاؤس مشرف حکومت کو سخت پیغام بھیج رہا ہے" کے جواب میں وائیٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا کہ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ یہ "سخت پیغام" ہے۔ہمارا یہ کہنا ہے کہ نائب صدر (ڈک چینی) صدر مشرف سے ملاقات کررہے ہیں کیونکہ ہم القاعدہ اور طالبان کے خلاف زیادہ پیش قدمی کرنے کی اہمیت سمجھتے ہیں۔یہ نہ صرف پاکستان میں لوگوں کے تحفظ اور سلامتی کیلئے اہم ہے بلکہ واضح طور پر افغانستان کیلئے بھی اہم اور دہشت گردی کے خلاف وسیع تر جنگ کا بھی اہم عنصر ہے۔

(فوٹو خبر و نظر)

خواتین کو با اختیار بنانے میں تعلیم کا کلیدی کردار ہے:

امریکی سفارت کار

امریکی سفارت کار لنگریڈ اسمتھ رالنگز نے 8 مارچ 2007ء کو انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں خواتین کے عالمی دن کی مناسبت سے ہونے والی ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے خواتین کو با اختیار بنانے میں تعلیم کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

مس لنگریڈ اسمتھ رالنگز نے کہا کہ امریکی خواتین نے یہ جانتے ہوئے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے قوانین مرد و زن دونوں پر یکساں لاگو ہونے چاہئیں خود کو تعلیم سے آراستہ کیا اور ایسی تنظیمیں بنائیں جنہوں نے کانگریس پر آئین میں تبدیلی کیلئے دباؤ ڈالا تاکہ پہلے سے زیادہ مساوی معاشرہ تشکیل دیا جا سکے۔

انہوں نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ خواتین امریکہ میں 20 ویں صدی میں کس طرح تیزی سے ترقی کے قابل ہوئیں کہا کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران خواتین نے فیکٹریوں میں مردوں کی جگہ سنبھال لی کیونکہ مرد جنگ پر چلے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران معاشی خود مختاری کے تجربہ کے باعث انہیں اپنی ملازمتیں چھوڑ کر گھروں میں واپس لوٹ کر کُل وقتی گھریلو کام کاج کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوئی۔

"امریکہ میں خواتین کی با اختیاری - مرضی اور درپیش مسائل" کے موضوع پر گفتگو کے موقع پر امریکی سفارتخانہ کے شعبہ امور عامہ نے ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا تھا جس کا عنوان "مساوات کی راہ پر۔ امریکی خواتین نے کس طرح ووٹ جیتا" تھا اور اس میں خواتین کی عدم تشدد پر مبنی لیکن پُر عزم سیاسی فعالیت کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کی گئی تھی۔

(فوٹو خبر و نظر)

مزید معلومات کیلئے ہماری ویب سائیٹ: http://islamabad.usembassy.gov ملاحظہ کریں۔

امریکی سفارتکاروں کی جانب سے

معیشت میں خواتین کے کردار

اور ماؤں کی صحت کی اہمیت پرزور

امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے 8 مارچ 2007ء کولاہور میں خواتین کے عالمی دن کی مناسبت سے ہونے والی ایک تقریب میں معیشت میں خواتین کی فعال شمولیت اور ماؤں کی صحت کی دیکھ بھال کی اہمیت پرزور دیا ہے۔

پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے آج بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی کے دورہ کے دوران کہا کہ خواتین معاشرہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔اس دورہ کا مقصد یوایس ایڈ کی مالی معاونت سے پاکستان کے منصوبہ برائے تزویراتی ترقی ومسابقت کاری (PISDAC) کو اجاگر کرنا تھا جوخواتین کو جواہرات اور زیورات سازی کے شعبہ میں لانے کیلئے ہے۔ برائن ہنٹ نے کہا کہ دنیا بھر میں شہری اور دیہی علاقوں میں غربت خواتین کی شمولیت کے مواقع ضائع کرنے کی غماز ہے کیونکہ انسانی وسائل کے استعمال میں ناکامی معاشی ترقی کوروک دیتی ہے۔

برائن ہنٹ نے کہا کہ امریکہ کوخواتین کیلئے اقتصادی مواقع کے فروغ کیلئے نئے اشتراک کی اعانت کرکے خوشی ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ زیورات کے نمونوں کی تربیت کے متعلق بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی کا منصوبہ خواتین میں کاروبار کوفروغ دے گا۔

بعدازاں ایک اسٹیج ڈرامہ "بہت دیر کردی" کی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے کہا کہ ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کا منصوبہ (PAIMAN) یوایس ایڈ کی پاکستان میں2006ء کے دوران 127 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کا حصہ ہے جس میں صاف پانی کی فراہمی اور تپ دق، پولیو اور ایچ آئی وی/ایڈز کی روک تھام کے پروگرام بھی شامل ہیں۔

حکومت امریکہ اور یوایس ایڈ کو پنجاب میں ڈیرہ غازی خان، جہلم، خانیوال اور راولپنڈی میںPAIMAN کیلئے فنڈز فراہم کرکے ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کو بہتر بنانے کے کام میں تعاون پرفخر ہے۔خواتین کے عالمی دن کے موقع پر یہ بات نہایت مناسب ہے کہ ہم تمام پاکستانیوں کی صحت کیلئے خواتین کے دو اہم گروہوں یعنی ماؤں اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کی اہمیت کوتسلیم کررہے ہیں۔

امریکی قونصل خانہ کی امور عامہ کی افسر کیتھلین ایگن نے لاہور کے ممتاز ڈاکٹرز اور غیر سرکاری تنظیم کے نمائندوں سے ایک ملاقات میں چھاتی کے سرطان کے مریضوں کے بروقت علاج اور دیکھ بھال کے متعلق شعوروآگہی کی ضرورت پرزور دیا۔انہوں نے کہا کہ چھاتی کے سرطان کے بارے میں زیادہ شعوروآگہی سے قیمتی جانیں بچائی جاسکتی ہیں اور ان کے خاندانوں کی مشکلات میں کمی آسکتی ہے۔

لاہور میں امریکی قونصل خانہ نے خواتین کا عالمی دن مختلف سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کرکے منایا جن میں پولیٹیکل آفیسر امینڈا اپلز کا خواتین کے پولیس اسٹیشن کا دورہ، پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کے اعزاز میں ظہرانہ اور پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ کا گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول سنگھ پورہ کا دورہ شامل ہے۔ دن کا اختتام میڈیا، سیاست، تعلیم اور فنون لطیفہ کے شعبوں سے تعلق رکھنے والی ممتاز پاکستانی خواتین کے اعزاز میں ایک استقبالیہ سے ہوا۔

پاکستانی انتہائی

(فوٹو خبر ونظر)

(فوٹو خبر ونظر)

(فوٹو خبر ونظر)

سوال: جنابِ سفیر! آپ کی شہرت پاکستان کے ایک "حقیقی دوست" کی سی ہے۔اب آپ پاکستان میں اپنے بھرپور قیام کے بعد رخصت ہورہے ہیں تو آپ پاکستان میں اپنے گزشتہ اڑھائی سالوں کے قیام کو کس طرح دیکھتے ہیں؟ پاکستان میں بطور امریکی سفیر آپ کن باتوں کو اپنی کامیابی شمار کرنا پسند کریں گے؟

سفیر کروکر: میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان تعلقات میں گزشتہ اڑھائی سالوں میں نمایاں طور پر ترقی ہوئی ہے۔ میرا خیال میں یہ کسی خاص فرد کی کامیابی کا سوال نہیں ہے، بلکہ یہ اس سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ ہمارے تعلقات میں اداروں میں ترقی ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب اس کی کلیدی مثالوں سے آگاہ ہیں۔ حال ہی میں ہماری فوجی امداد کے طور پر کوبرا ہیلی کاپٹرز کی آمد ہے جس سے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی کوششوں کو مدد ملے گی۔ ہم نے پاک بحریہ کی بھی بڑھ چڑھ کر مدد کی ہے اور اب ایف سولہ طیاروں کے معاملے میں بھی پیش رفت ہورہی ہے۔ دو ایف سولہ طیارے پہلے ہی ملک میں پہنچ چکے ہیں۔ ہم نے اقتصادی شعبہ میں بھی زبردست کام کیا ہے۔ پانچ برسوں کے دوران ہماری تین ارب ڈالر کی امداد اقتصادی اور سلامتی کے شعبوں کے لئے برابر برابر ہے اور میرے خیال میں یہ تعلقات کے استحکام اور جاری رہنے کی ٹھوس مثال ہے۔ لیکن اگر مجھے تعلقات کے حوالے سے کسی ایک عنصر کا انتخاب کرنا پڑے جو میرے لئے اہمیت کا حامل ہو تو وہ زلزلہ زدہ علاقوں میں امدادی اور تعمیرِ نو کی کوششیں ہیں۔ امریکہ نے پاکستان کو زلزلہ کے حوالے سے سب سے زیادہ امداد دینے کا وعدہ کیا ہے جس کی مالیت نصف ارب ڈالر سے زیادہ ہے اور جس حجم اور رفتار سے امریکہ نے کارروائی کی وہ میرے خیال میں اس امر کی علامت ہے کہ جو کچھ پاکستان کے عوام کے ساتھ ہوا اُس سے امریکہ کے عوام کتنا متاثر ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ ہماری حکومت کی تیاری اور ہمارے لوگوں کی پاکستان کے لوگوں کو اُن کے پاؤں پر دوبارہ کھڑے ہونے کیلئے مدد دینے کیلئے ساتھ دینے کی علامت ہے۔

لنسار اور مہمان نواز ہیں:

رائن سی کروکر

(فوٹو خبرونظر)

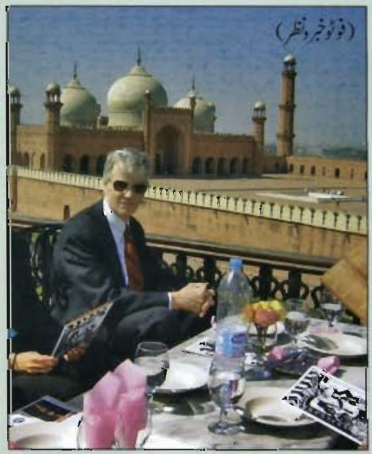

(فوٹو خبرونظر)

(فوٹو خبرونظر)

سوال: جنابِ سفیر! پاکستان کے عوام میں امریکہ کے متعلق بہت سے غلط تصورات اور تحفظات ہیں۔ آپ نے ان شکوک وشبہات کو دور کرنے اور دونوں معاشروں کے درمیان حائل خلیج کو ختم کرنے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ کیا آپ تعلقات کے اس موجودہ فروغ کا تسلسل آنے والے برسوں میں بھی دیکھ رہے ہیں؟

سفیر کروکر: یہ بڑا اکلیدی نکتہ ہے کیونکہ پائیدار تعلقات کیلئے یہ بات واضح ہے کہ حکومتوں کے درمیان مضبوط تعلقات کے ساتھ ساتھ لوگوں کے مابین بھی تعلقات مستحکم ہونے چاہئیں۔ ہم نے بہت سے ایسے اقدامات کئے ہیں جو میرے خیال میں اہم ہیں۔ جن میں سے ایک فل برائیٹ کے وظائف کا پروگرام ہے جسے ہم نے ڈرامائی طور پر اتنی وسعت دی ہے کہ یہ پوری دنیا میں فل برائیٹ اسکالرشپس کا سب سے بڑا پروگرام بن گیا ہے۔ اس سے اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ سینکڑوں انتہائی ذہین وفطین نوجوان پاکستانیوں کو آئندہ پانچ برسوں کے دوران امریکہ جاکر اپنی مہارتوں کو نکھارنے کا موقع ملے گا اور وہ اس کے ساتھ امریکی لوگوں اور معاشرہ کے بارے میں اپنے علم کو بڑھا کر اپنے ساتھ یہاں واپس لائیں گے۔ اس کے علاوہ، ہمارے نقطۂ نظر سے یہ بات بھی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہے کہ وہ ہزاروں ان امریکیوں سے ملاقات کریں گے جنہیں کبھی کسی پاکستانی سے واسطہ نہیں پڑا یا کبھی پاکستان نہیں گئے لیکن وہ اس میل جول سے یہ اندازہ لگا سکیں گے کہ پاکستانی لوگ کیسے ہوتے ہیں۔ اس لئے میرے خیال میں یہ لوگوں کے باہمی روابط کی سطح پر نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ دوسری چیز جس پر میں نے اپنے پاکستان میں قیام کے دوران بہت زیادہ کام کیا وہ یہ ہے کہ امریکہ جانے کے رجحان کو بڑھایا جائے اور ہم نے مسلسل پاکستانی میڈیا کے ذریعہ یہ پیغامات بھیجے ہیں کہ امریکہ قانونی طور پر آنے والوں کا خیر مقدم کرتا ہے اور ہم نے اس کے نتائج بھی دیکھے ہیں۔ 2006ء میں پاکستانیوں کو سن 2005ء کی بہ نسبت 30 فی صد زیادہ ویزے جاری کئے گئے۔ طالب علموں کیلئے 2006ء میں ویزے کی شرح 2005ء کی بہ نسبت 55 فی صد بڑھ گئی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیغام پہنچ رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ پاکستانی امریکہ کا سفر کر رہے ہیں اور جب وہ ایسا کرتے ہیں تو انہیں حقیقت کا پتہ چلتا ہے کہ امریکی لوگ کیسے ہوتے ہیں۔ اور جب یہ لوگ واپس آکر اپنے دوست احباب اور اہل خانہ کو بتاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے مفاہمت فروغ پائے گی اور لوگوں کے باہمی روابط سے دوستی کی مفاہمت بڑھے گی۔

(فوٹوخبرونظر)

سوال: جنابِ سفیر! پاکستان کے متعلق مغربی میڈیا میں کئی منفی اور بیشتر اوقات غیر منصفانہ اور گھسے پٹے تصورات پائے جاتے ہیں آپ گزشتہ اڑھائی سالوں سے یہاں ہیں اور اس دوران آپ نے شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ملاقاتیں کی ہیں۔آپ کا عام پاکستانیوں اور پاکستانی طرزِ زندگی کے بارے میں کیا خیال ہے؟

سفیر کروکر: میں نے پاکستان کو پاکستانیوں کونہایت خوش مزاج اور مہمان نواز پایا ہے۔ یہاں میں اس بات کو ذکر کروں گا کہ اپنے اڑھائی سالہ قیام کے دوران میں نے واضح طور پر ایسے بہت سے پاکستانیوں کو پایا جو خطہ میں امریکی پالیسی کے مختلف پہلوؤں سے ناخوش ہیں۔میر ے امریکی عملہ نے بھی مسلسل اس حقیقت سے آگاہ کیا جو میں نے یہاں دیکھا۔تاہم انفرادی سطح پر امریکہ مخالف پرخاش یہاں نہیں پائی جاتی۔ سفارت خانہ سے تعلق رکھنے والے امریکی یا پھر عام امریکی باشندے جب مختلف شہر کی گلیوں اور بازاروں میں جاتے ہیں تو ان کا واسطہ مہمان نوازی اور دریادلی کے سوا کسی چیز سے نہیں پڑتا اور میرے خیال میں یہ بات غیر معمولی ہے۔ یہ بالکل وہی صورت حال ہے مجھے یاد ہے کہ جب میں پہلی بار 1970ء کے عشرہ میں یونیورسٹی کے طالب علم کی حیثیت سے پاکستان آیا تھا اور میں نے پشاور سے واہگہ تک کا سفر کیا تھا۔ پاکستان کو وہ دورہ میرے لئے یادگار ہے کیونکہ جن لوگوں سے مجھے واسطہ پڑا وہ اتنے اچھے تھے کہ اگر چہ ان کے پاس بہت کچھ نہیں تھا لیکن جو کچھ بھی تھا وہ دوسرے کے ساتھ بانٹنے کیلئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔اس لئے اس قیام کے دوران مجھے سب سے زیادہ جو خوبیاں اچھی لگیں وہ مہمان نوازی، شائستگی اور دریادلی ہیں۔

سوال: جنابِ سفیر! پاکستانی معاشرہ بھی اتنا ہی متنوع ہے جتنا آپ کا امریکی معاشرہ۔آپ کے خیال میں امریکہ اور یہاں پاکستان کے طرزِ معاشرت اور رویوں میں کیا نمایاں فرق ہیں؟

سفیر کروکر: مجھے تو اختلافات کے بجائے یکسانیت زیادہ نظر آتی ہے۔میں پاکستانیوں اور پاکستان میں انفرادی آزادی کا بے پناہ احساس دیکھتا ہوں۔ پاکستانیوں کے ذہن میں جو کچھ ہوتا ہے وہ کہنے یا اخبارات میں لکھنے یا ٹی وی، ریڈیو پر بیان کرنے سے بالکل نہیں ڈرتے۔اپنی زندگی

(فوٹوخبرونظر)

(فوٹوخبرونظر)

(فوٹو خبرونظر)

کو آزادی سے گزارنے کی خواہش یہاں بے پناہ پائی جاتی ہے۔ میں پاکستانیوں کو تعلیم کیلئے جذباتی طور پر بے چین پاتا ہوں۔ میں ملک میں جہاں کہیں بھی گیا ہوں تو انہوں نے امریکہ سے جس بات کا بھی مطالبہ کیا ان میں سب سے پہلے یہ (تعلیم) ہوتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے بچوں کو اُن سے زیادہ مواقع میسر آئیں اور وہ اُن کی بہ نسبت زیادہ اچھی تعلیم حاصل کریں اور یہی خوبی امریکی معاشرہ اور تہذیب کا بھی حصہ ہے۔ امریکیوں کی طرح پاکستان کے لوگ بھی بڑے متحرک ہیں اور ملک میں اور بیرون ملک سفر کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ اگر میں ایک فرق کا ذکر کروں تو وہ یہ ہے کہ پاکستانی لوگ اپنے خاندان سے زیادہ جڑے ہوتے ہیں اور پورا خاندان ان کی زندگیوں کا حقیقی محور ہوتا ہے اور اس میں صرف ان کے والدین، بچے، بھائی، بہنیں ہی شامل نہیں ہوتیں بلکہ عم زاد اور ماموں چچا اور پھوپھیاں خالائیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ باہر جانے والے پاکستانیوں سے توقع کی جاتی ہے کہ دوسرے ملک میں وہ اپنے ایسے رشتہ داروں کے گھروں میں بھی ہفتوں گزاریں جنہیں انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں خاندانی تعلقات نہایت مستحکم ہیں اور میرے نزدیک یہ بات قابلِ تحسین ہے۔

سوال: جنابِ سفیر! ایک غیر ملکی اور ایک اعلیٰ امریکی سفارت کار کی حیثیت سے آپ نے پاکستانی معاشرہ کی رسم و رواج کا بغور مشاہدہ کیا ہے۔ پاکستانی تہذیب اور ثقافت کی وہ کون سی خوبیاں ہیں جن سے آپ بے پناہ متاثر ہوئے؟

سفیر کروکر: ایک امریکی ہونے کے ناطے میرا پاکستانی تہذیب کے بارے میں سب سے اہم تاثر یہ ہے کہ یہ نہایت پرانی اور بھرپور تہذیب ہے۔ ہمارا ملک ایک نیا ملک ہے اور ایک نئی تہذیب ہے۔ پاکستانی تہذیب نہایت قدیم ہے اور جب کبھی میں ملک میں عجائب گھروں یا کھنڈرات کا دورہ کرتا ہوں اور میں نے خاصے مقامات دیکھے ہیں، میں اس بات سے متاثر ہوتا ہوں کہ اس ملک کی تہذیب کا سلسلہ کتنا پرانا ہے اور وہ تہذیبیں ہم بین الاقوامی برادری کیلئے کتنی اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ بلوچستان میں پتھر کے دور سے لے کر موئنجو ڈارو تک، گندھارا تہذیب سے موجودہ ادوار تک سب جانتے ہیں۔ پاکستان میں جو کچھ ہوتا ہے اُس سے پوری دنیا پر اثر پڑتا ہے۔ اس لئے میں نہایت خوش ہوں کہ میں نے گندھارا تہذیب کے اُن قیمتی نوادرات کی واپسی کی تقریب کی صدارت کی جو پاکستان سے غیر قانونی طریقے سے برآمد کئے گئے تھے اور اب پاکستانی حکام کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ مسروقہ نوادرات کا صرف ایک وہی ذخیرہ تاریخی طور پر اتنی اہمیت کا حامل ہے کہ امریکہ کے کئی عجائب گھروں اور پورے علاقہ میں آپ کو ایسے نوادرات نہیں ملیں گے۔

سوال: جناب سفیر! آپ نے پاکستان بھر میں سفر کیا ہے۔ آپ کو کون سا مقام سب سے دلچسپ لگا اور کیوں؟

سفیر کروکر: مجھے تمام علاقے دلچسپ لگے۔ پاکستان امریکہ کی طرح ناقابل یقین حد تک متنوع ملک اور معاشرہ ہے۔ اور امریکہ ہی کی طرح اگر آپ پاکستان کو سمجھنا چاہتے ہیں تو آپ کو سفر کرنا پڑے گا۔ کوئی شخص صرف اسلام آباد میں بیٹھ کر یہ تصور نہیں کر سکتا کہ اس نے پورے ملک کو سمجھ لیا ہے اگر ایسا ہے تو آپ واشنگٹن میں بیٹھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ پورے ملک کے تجربہ سے گزرے ہیں۔ اس لئے میں نے جہاں تک ممکن ہوا پاکستان کے صوبوں کا دورہ کیا اور نہ صرف صوبائی دارالحکومتوں بلکہ چھوٹے قصبوں اور شہروں میں بھی جانے کی کوشش کی۔ مجھے اپنے ذاتی علم کیلئے بڑی قیمتی معلومات میسر آئیں۔ آپ جانتے ہیں کہ گوادر سے پشاور اور ان کے درمیان جتنی بھی جگہیں ہیں جیسا کہ سندھ میں بدین یا پنجاب میں بہاولپور جا کر آپ کو پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کے بڑے شہروں سے دور زندگی کیسی ہے اور ان دوروں سے میرے علم میں زبردست اضافہ ہوا۔ مجھے اپنی تعیناتی کے دوران بیشتر قبائلی علاقوں کا بھی دورہ کرنے کا موقع ملا اور حقیقت اور گھسے پٹے تصورات کے مابین فرق کا پتہ چلا۔ باجوڑ میں قبائلی نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے یہ جان کر کہ وہ بھی اپنے بچوں کیلئے وہی چاہتے ہیں جو دیگر پاکستانی اور امریکی اپنے بچوں کیلئے خواہاں ہیں یعنی صحت، تعلیم اور روزگار کے مواقع۔ اس لئے اس دفتر سے باہر جتنا بھی وقت میں نے ملک میں گزارا وہ دراصل میرا بہترین وقت تھا۔

سوال: جنابِ سفیر! کیا آپ پاکستان کے لوگوں کو کچھ کہنا چاہیں گے؟

سفیر کروکر: میں اس اداس خیال کے ساتھ یہاں سے جا رہا ہوں کہ میں یہاں طویل قیام نہیں کر سکا۔ لیکن اس اچھے خیال کے ساتھ کہ ہمارے تعلقات کس سمت میں جا رہے ہیں۔ میں اس ملک کے مستقبل اور لوگوں کی صلاحیتوں اور ارادوں کے بارے میں زبردست پُر اعتماد ہوں۔ پاکستان آنے والے برسوں میں ایک علاقائی لیڈر بننے جا رہا ہے اور اور ہم امید کرتے ہیں کہ بدستور اشتراک کار رہیں گے جب اس ملک کے وسائل اور صلاحیتیں بدستور فروغ پا رہی ہیں اور ایک ہم عالمی لیڈر کے طور پر ایک نہایت اہمیت کی حامل ایک علاقائی ریاست، ایک اچھا دوست اور حلیف کے ساتھی رہیں گے۔

(AP Photo/Shakil Adil)

(فوٹو خبر و نظر)

(فوٹو خبر و نظر)

(فوٹو خبر و نظر)

امریکی سفیر کی جانب سے پاکستان کے ساتھ دیرپا تعلقات پر زور

پاکستان میں متعین امریکہ کے سفیر رائن سی کروکر نے 2 مارچ 2007ء کو کراچی میں اپنی تمام الودعی ملاقاتوں میں امریکہ کے پاکستان سے تزویراتی اور دیرپا تعلقات پر زور دیا۔

سفیر امریکہ نے کراچی میں امریکی قونصل خانہ میں گزشتہ سال 2 مارچ 2006ء کے بم دھماکہ کے حوالے سے یادگاری تقریب کی صدارت کی۔ اس دھماکہ میں امریکی حکومت کے دو اہلکار ہلاک ہوگئے تھے، جن میں ایک امریکی سفارتکار ڈیوڈ فوئے اور ایک پاکستانی اہلکار افتخار احمد شامل تھے۔

سفیر رائن سی کروکر نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ ہمارے تزویراتی اور طویل المدت تعلقات میں ہم سب انتہا پسندی کے خلاف جنگ جاری رکھنے میں متحد ہیں۔ امریکہ اور پاکستان ایک مشترکہ دشمن کے خلاف نبرد آزما ہیں اور یہ لڑائی کسی اور مقام پر اتنی اہم نہیں ہے جتنا یہاں کراچی میں اہم ہے۔

دورۂ کراچی کے دوران امریکی سفیر کروکر نے سندھ کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر ارباب غلام رحیم اور گورنر ڈاکٹر عشرت العباد سے ملاقات کی۔

امریکی سفیر نے ہر موقع پر اس بات کا اعادہ کیا کہ "ہم پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے وقت یہاں تھے، ہم اب بھی یہاں ہیں اور آنے والے وقت میں طویل عرصہ تک یہاں رہیں گے۔

امریکی سفیر نے کراچی میں امریکی بزنس کونسل کے ارکان سے بھی ملاقات کی اور امریکہ اور پاکستان کے درمیان تجارتی تعلقات پر بات چیت کی۔

امریکی سفیر کی جانب سے پاکستان میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات میں اعانت اور معاشرہ میں خواتین کے کردار کی اہمیت پر زور

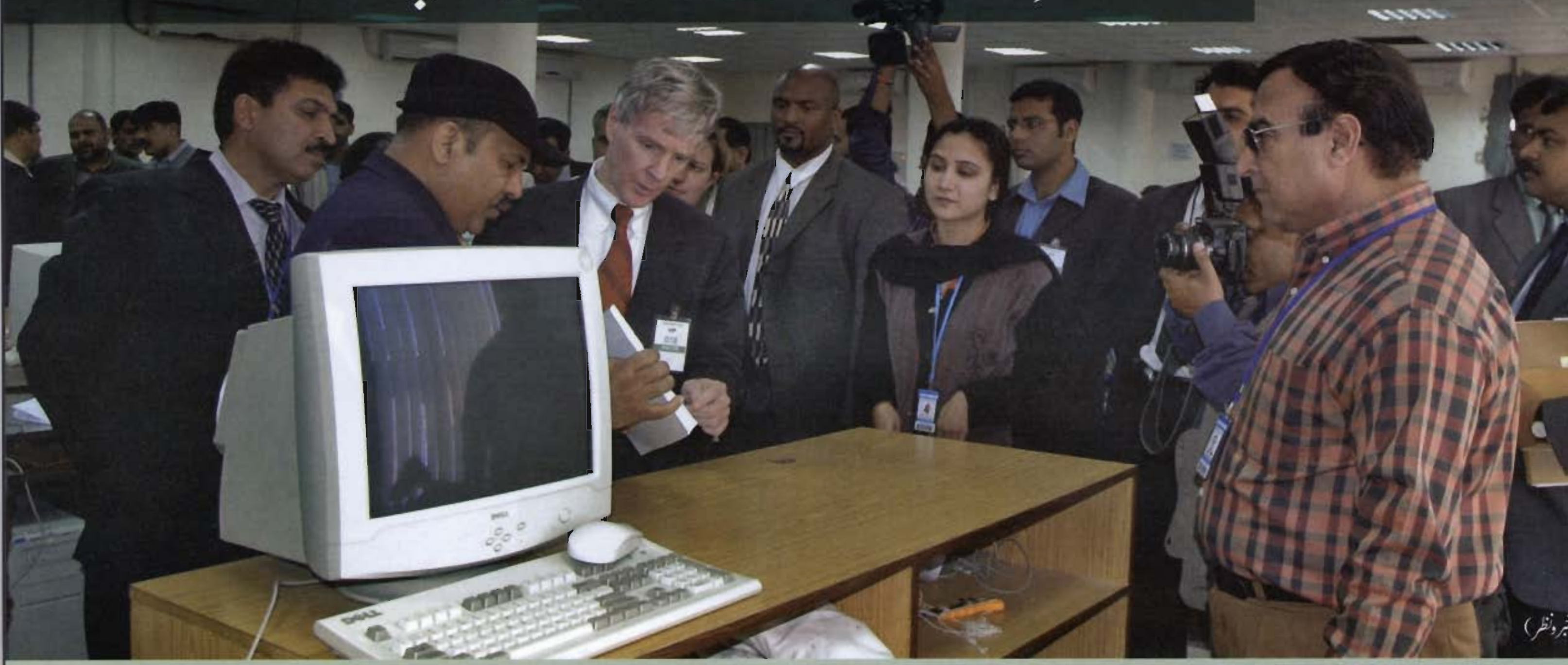

(فوٹو خبر و نظر)

(فوٹو خبر و نظر)

(فوٹو خبر و نظر)

پاکستان میں متعین امریکی سفیر رائن سی کروکر نے سوموار 5 مارچ 2007 ء کو لاہور میں اپنے الوداعی دورہ کے دوران " آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد میں پاکستان کی اعانت کیلئے امریکی عزم " اور " معاشرہ کی تشکیل میں خواتین کے ناگزیر کردار " کی اہمیت پر زور دیا۔ سبکدوش ہونے والے امریکی سفیر نے اپنی تمام ملاقاتوں میں امریکہ اور پاکستان کے مابین تزویراتی اور پائیدار تعلقات کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔

امریکی سفیر رائن سی کروکر نے آج کال سوفٹ کے دفتر کے دورہ کے دوران جہاں رائے دہندگان کی فہرستوں کی تیاری کیلئے اندراج اور تصدیق کا کام ہو رہا ہے کہا کہ اعداد و شمار جمع کرنے اور ان کی جانچ پڑتال کے زبردست کام کا تمام تر سہرا الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سر ہے۔ حکومتِ امریکہ 16 ملین ڈالر مالیت پروگرام کے ذریعہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی مدد کر رہا ہے جو یو این ڈی پی کی زیر قیادت ایک بین الاقوامی کوشش کا حصہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگرچہ بین الاقوامی برادری مدد کر سکتی ہے لیکن آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد کی حتمی ذمہ داری بہر حال پاکستانیوں پر عائد ہوتی ہے۔ میں اس عمل سے وابستگی پر حکومتِ پاکستان کو مبارک باد دیتا ہوں۔

لاہور میں اپنے الوداعی دورہ کے دوران رائن سی کروکر نے گورنر پنجاب ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول اور چیف سیکریٹری سلمان صدیقی سے بھی ملاقات کی۔ امریکی سفیر نے اتوار کو اسلام آباد میں وزیر اعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی سے ملاقات کی۔

امریکی سفیر نے لاہور میں پاکستانی امریکی تاجروں سے بھی ملاقات کی اور اُن پر زور دیا کہ وہ اس حقیقت کو مدنظر رکھ کر مضبوط تر تعلقات کیلئے مل جُل کر کام کریں کہ امریکہ نے پاکستان میں سب سے زیادہ غیر ملکی سرمایہ کاری کی ہے اور پاکستانی مصنوعات کا سب سے بڑا درآمد کنندہ بھی ہے۔